تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ ومجاز

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب ایم ڈی حفظہ اللہ

خلیفہ ومجاز: حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحب پرنامبٹی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حکیم الامت حضرمولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ (بہار)

تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ ومجاز

حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب حفظہ اللہ

خلیفہ ومجاز حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحبؒ پرنابٹی

خلیفہ ومجاز مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان جلال آبادیؒ

خلیفہ ومجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ (بہار)

جملہ بحق مؤلف محفوظ

کتابچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا محمد علاءادلدین قاسمی مدظلہ العالی

سنہ اشاعت۔۔۔۔۔۔ 2020

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمپیوٹر و کتابت۔۔۔۔عبداللہ علاءالدین قاسمی

ملنے کے پتے

☆ خانقاہ اشرفیہ و مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور در بھنگہ (بہار)

☆ مولانا عبدالمجید صاحب قاسمی، صدر: دار العلوم محمودیہ سلطانپوری (نئی دہلی)

☆ قاری عبدالجبار صاحب استاذ: دار العلوم محمودیہ سلطانپوری (نئی دہلی)

☆ قاری عبدالعلام صاحب نزد مدینہ مسجد پورانی سیماپوری (نئی دہلی)

☆ قاری مطیع الرحمان صاحب اتوار بازار نزد مدینہ مسجد اگر نگر مبارک پور (نئی دہلی)

Mobile:7654132008/7428151390/9674661519

فہرست مضامین

مضامین	صفحات
☆ پیش لفظ	4
☆ تراویح پر پیسہ لینا قرآن کو بیچنا ہے جو حرام ہے	8
☆ تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟	18
☆ کیا غریب حافظ کے لئے تراویح پر اجرت جائز ہے؟	18
☆ تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟	18
☆ تراویح پر اجرت لینا	19
☆ تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟	21
☆ ختم قرآن کی شب حافظ کو پھول پہنانا درست ہے یا نہیں؟	21

☆ مسجد کا مستقل امام تراویح کی اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟ 22

☆ تراویح میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچنا ضروری ہے! 23

☆ معاوضہ کی نیت ہو اور زبان سے نہ کہے تو کیا اس صورت میں بھی لین دین نا جائز ہے؟ 25

☆ حافظ کو آمدورفت کا کرایہ دینا اور کھانا کھلانا کیا معاوضہ میں داخل ہے؟ 25

☆ عورتوں کی تراویح کا طریقہ کیا ہے؟ 26

☆ تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد سورۂ فاتحہ دوبارہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟ 26

☆ تراویح میں ختم قرآن کے بعد شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے؟ 27

☆ حافظوں کے لئے تراویح کا پیسہ لینا کسی صورت میں جائز نہیں 28

☆ سامع کی اجرت بھی جائز نہیں 29

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ** ۔میری آیات کا تھوڑی قیمت پر بھی سودا مت کرو اور صرف مجھ سے ہی ڈرو اس طرح کے گناہ کے ارتکاب کرنے میں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا طریقۂ کار جس کو قرآن پاک نے خود ذکر کیا ہے: **قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا** ۔میں اس پیغام الٰہی کو تم تک پہونچانے پر کوئی عوض یا اُجرت تم سے نہیں مانگتا۔

حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ صاحب معارف القرآن نے اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کا پیغام وکلام مؤثر اس لئے ہوتا تھا کہ وہ حضرات تبلیغ دین کی خدمت پر قوم سے کوئی اُجرت کا مطالبہ نہیں کرتے تھے، افسوس کہ ہمارے ملک کے علماء بھی اگر یہی راستہ اختیار کرتے تو ان کی بات بھی مؤثر ہوتی۔

علوم شرعیہ کی تعلیمات اور امامت واذان کی خدمات پر فقہاء کرام اور علماء کرام

نے حسبِ ضرورت وظیفہ کے جواز کا فتویٰ جاری فرمایا ہے، لیکن براہِ راست تراویح میں قرآن پاک سنانے اور سننے کی اُجرت نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہ عمل تھا اور نہ ہی اسلاف کے یہاں اس کی کوئی اجازت اور گنجائش تھی، خود ہمارے اکابر اور مشائخ کرام رحمہم اللہ کے یہاں بھی اجازت نہیں دی گئی، تمام مشائخ نے اس کو ناجائز قرار دیا۔

اگر تراویح کے پیسے کا جواز بعض متأخرین علماء کرام کے فتووں سے ثابت بھی کردیا جائے تو بھی اس پیسہ کے مشتبہ ہونے کی بنا پر تقویٰ کا تقاضہ یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے، جیسا کہ مذکورالصدر آیت بالا سے واضح ہوتا ہے۔

طالبین ہدایت کے لئے ہمارے ہی ملک کے ایک نیک اور عادل بادشاہ اورنگ زیبؒ کا عمل اس سلسلہ میں بہت ہی چشم کشا اور قابل تقلید ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رقعات عالمگیری سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمگیر صاحبِ باطن اور صاحب نسبت تھے، واقعی امر ہے کہ کورے آدمی کے ذہن میں ایسے مضمون نہیں آسکتے۔

اخیر وقت عالمگیر نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا کفن دستکاری کے روپوں

سے مہیا کرنا گو قرآن کی لکھائی کی اُجرت بھی کچھ ہے، اور علماء نے اس کے جواز کا فتویٰ بھی دیا ہے، مگر بظاہر الفاظ یہ ”اشتراء بآیات اللہ“ ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے کفن میں جا کر ملوں جس میں شبہ ہے۔

اورنگ زیبؒ بادشاہت کے ایسے عظیم عہدہ ومنصب پر فائز تھے جو سینکڑوں آزمائشوں اور ابتلاؤں سے گھرا ہوا ہوتا ہے اس کے باوجود ان کی غیرت ایمانی اور حد درجہ فکر آخرت کا غلبہ دیکھئے وہ تعلیم و تعلم اور دینی فرائض منصبی کے لئے مقرر نہیں تھے بلکہ حکومت وسیاست اور شاہی امور و معاملات کے نگراں وذمہ دار تھے، اس کے باوجود ان کے اندر خوف خدا اور دنیائے مردار سے اس قدر بیزاری و بے اعتنائی کا یہ عمل حفاظ وقراء اور علماء امت کے لئے یقیناً سامان ہدایت ہے۔

چند ٹکوں کے لئے قرآن کریم کو تراویح میں فروخت کرنا اگر ہم چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ہمیں پورے سال اس سے کئی گنا زیادہ برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائیں گے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ**۔ جس نے اللہ کی رضا کے لئے کسی چیز

کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بھی بہتر دولت ونعمت سے نوازے گا۔

اگر ۱۲ مہینے میں سے ایک مہینہ اللہ کے کلام کے لئے وقف کر دیا جائے تو کتنی بڑی سعادت کی بات ہوگی کہ دنیا میں بھی برکتوں سے نوازا جائے گا اور آخرت بھی کامیاب ہوگی، اسی مطلوب اور صحیح دینی فکر کو قلوب میں جاگزیں کرنے کے لئے یہ چند سطور ہدیۂ ناظرین کئے گئے، خدا کرے مشائخ کا یہ مبارک طرزِ عمل ہر شخص کو پسند آئے اور اس پر استقامت نصیب ہو، تا کہ تلاوتِ کلام اللہ ہم سبھوں کے لئے باعث برکت ونجات ہو جائے آمین۔

(حضرت مولانا) محمد علاء الدین صاحب قاسمی

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمتِ عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

تراویح پر پیسہ لینا قرآن کو بیچنا ہے جو حرام ہے

آج کل تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت لینے دینے کا رواج عام ہو گیا ہے اور اب یہ رسم اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ اس معاملے کو برا تو کیا مستحسن ومحبوب سمجھا جانے لگا ہے، حالانکہ یہ ناجائز اور قبیح رسم ہے؛ کیونکہ عبادت پر اجرت لینے دینے کو شریعت اسلامیہ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ چناں چہ اس سلسلہ میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں مثلا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ اَخَذَ قَوْساً عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ قَلَّدَہُ اللہُ قَوْساً مِّنْ نَارٍ** (اعلاء السنن: ۱۶/ ۱۶۶)

"جو شخص قرآن کی تعلیم پر (بطور اجرت) کمان لے تو اللہ تعالی اس کے گلے میں آگ کی کمان ڈالیگا۔"

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے عبدالرحمن بن یحیی رحمہ اللہ کے۔ بیہقی

رحمہ اللہ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے، مگر ابو حاتم، ابن حبان رحمہما اللہ جیسے ائمہ حدیث نے ان کی توثیق کی ہے۔(تہذیب التہذیب:٦/ ٢٩٤)

لہٰذا یہ روایت حسن ہوگی ۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔

جو شخص اس لیے قرآن پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں سے لیکر کھائے تو قیامت میں اس کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا چہرہ صرف ہڈی ہی ہڈی ہوگا، اس پر گوشت نہ ہوگا۔(شعب الایمان:٢/ ٥٣٢)

امام احمد اسحاق ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ مت کھاؤ۔(الدرایۃ مع الہدایہ:٣/ ٢٨٧)

ان روایات اور اس معنی کی دیگر روایات کے پیش نظر فقہائے احناف نے عبادات پر اجرت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ صاحب ھدایہ فرماتے ہیں: "**والاصل عندنا ان کل طاعة یختص بها المسلم لا یجوز الاستیجار علیه۔**" (ہدایہ:۳/۲۸۷)

ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ ہر وہ عبادت جو مسلمان کے ساتھ خاص ہے، اس پر اجرت لینا دینا ناجائز ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب "شرح وقایہ" میں ہے: "**والاصل عندنا انه لا یجوز الاجارة علی الطاعات ولا علی المعاصي** (شرح وقایہ:۲۹۹)

ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ عبادات اور معاصی پر اجارہ جائز نہیں۔

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ اصل و ظاہر مذہب میں عبادات و طاعات پر اجرت لینا دینا جائز نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تراویح اور اس میں تلاوت کلام اللہ دونوں عبادات ہیں، لہٰذا اس پر بھی اجرت لینا دینا جائز نہ ہوگا۔ چناں چہ اکابر علما و فقہا نے اس کو صاف و صریح الفاظ میں ناجائز قرار دیا ہے۔

ہم یہاں چند اکابر کے فتاوی نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ مذکورہ بالا دلائل کی بنا پر حضراتِ علما نے تراویح اور ختم قرآن پر اجرت کو نا جائز قرار دیا ہے:

حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رمضان شریف میں جو قرآن پاک تراویح ونوافل میں سنایا جاتا ہے، اس کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ اور آمدنی مساجد سے یہ خرچ اور بھی زیادہ برا ہے، بلکہ متولی پر اس کا ضمان آئے گا۔'' (فتاوی رشیدیہ)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ایک طویل فتوی کے آخر میں فرمایا ہے:

''حاصل جواب یہ ہوا کہ رواج مذکور فی السوال (یعنی حافظ کو دینے کا رواج) محض باطل اور مخالف شرع ہے۔ اور ایسا ختم ہرگز موجب ثواب نہیں ؛بلھش موجب معصیت ہے۔'' (امداد الفتاوی:۱/۴۸۱)

مولانا مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اجرت دینا اور لینا قرآن کریم کے سننے اور پڑھنے کے لیے جائز نہیں اور اس میں کسی کو ثواب نہیں ملتا، نہ پڑھنے والے کو، نہ سننے والے کو اور سنتِ ختم قرآن اس طرح پر ادا نہیں ہوتی۔‘‘ (عزیز الفتاوی: ۲۶۳)

مولانا شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تراویح میں ختم قرآن پر اجرت مقرر کر لینا خواہ صراحۃً ہو، جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں یا بطورِ عرف وعادت ہو جیسا کہ عموماً آج کل رائج ہے، دونوں صورتوں میں جائز نہیں۔‘‘ (امداد المفتین: ۳۶۳)

حضرت مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’اجرت مقرر کر کے امام کو تراویح کے لیے بلانا مکروہ ہے‘‘۔ (فتاوی محمودیہ: ۲/۳۵۱)

ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں ایک صریح روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آئی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے بھی اس کو ناجائز قرار دیا

ہے۔ چناں چہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ''اعلاء السنن'' میں بحوالہ ''محلی'' یہ روایت نقل کی ہے:

'' أَنَّ عَمَّارَ ابْنَ يَاسِرٍ اَعْطٰى قَوْماً قَرَءُا الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ فَکَرِهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَوْ يُعْطٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ثَمَناً؟'' ے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو جنہوں نے رمضان میں قرآن پڑھا تھا کچھ دیا، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو برا سمجھا اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ پر بھی کچھ قیمت دی جاتی ہے؟'' (اعلاء السنن: ۱۶/ ۱۶۹)

اس روایت سے یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ختم قرآن پر کچھ دینے کو مکروہ و برا سمجھا، حالانکہ یہاں دینے اور لینے والے کا مقصد اجرت نہیں تھا اور نہ ہی اس کا وہاں کوئی عرف و رواج تھا۔ خیال فرمایئے کہ جہاں بطور اجرت دینا اور لینا ہوتا ہو اور اس کا رواج ہو، وہاں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا فیصلہ ہوگا؟ الغرض تراویح میں ختم قرآن پر اجرت سراسر ناجائز ہے اور اسی وجہ سے حضرات علما نے بلا اجرت تراویح پڑھانے والے حفاظ نہ ملنے کی صورت میں غیر حافظ کے پیچھے ''الم ترکیف'' سے تراویح پڑھ لینے کا فتوی دیا ہے۔

چنانچہ مرشدی مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اپنی تصنیف ''تعلیمات اسلام'' میں فرماتے ہیں: اگر حافظ صاحب کچھ لیکر قرآن شریف سنائیں تو ہرگز نہ سنیے! بلکہ ''الم ترکیف'' سے کوئی ناظرہ خواں تراویح پڑھا دے، یہ بہتر ہے کچھ لے کر قرآن شریف سننے سنانے سے، یہ قرآن شریف کو بیچنا ہے اور یہ حرام ہے۔'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: { **وَلَا تَشْتَرُوْا بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيلاً** } (تعلیمات اسلام: ۲/ ۱۰۰)

اب بحث یہ رہ جاتی ہے کہ پھر علماء وفقہاء نے پنجوقتہ نمازوں کی امامت، تعلیم قرآن وحدیث وفقہ، اذان ووعظ وغیرہ عبادات پر اجرت کو کیوں اور کیسے جائز قرار دیا ہے؟ اوران پر اجرت اگر جائز ہے تو تراویح پر کیوں ناجائز ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرات فقہاء نے ان عبادات پر اجرت کو ضرورت شرعی کی بنا پر جائز قرار دیا ہے۔ اور وہ ضرورت یہ ہے کہ ان چیزوں پر اجرت نہ دی جائے تو یہ اہم فرائض وشعائر اسلام ضائع ہو جائیں گے۔ کیوں کہ یہ روزانہ کی ضروت کی چیزیں ہیں اور ان میں لگنے والے کو مستقل اور اچھا خاصا وقت قربان کرنا پڑے گا اور اپنے آپ کو ان کی خاطر محبوس کرنا ہوگا۔ پس اگر ان حضرات کا وسیلۂ معاش کچھ نہ ہوگا تو بھلا وہ ان چیزوں کو کس طرح پورا کریں گے؟ اس لئے بضرورت شرعی اس کو جائز قرار دیا گیا۔ اس کے برخلاف تراویح فرض وواجب نہیں اور نہ ہی تراویح میں ختم قرآن فرض وواجب ہے؛ بلکہ مستحب اور زیادہ سے زیادہ سنت ہے، پھر یہ سال میں ایک ماہ کا عمل ہے اور اس ماہ میں بھی صرف تھوڑا سا وقت اس کے لئے لگتا ہے، مستقل وقت دیگر محبوس ہو جانے کی اس میں نوبت نہیں آتی، لہٰذا یہ شرعی ضرورت کے دائرہ سے خارج ہے۔ اس لئے اس کو اصل حکم کے مطابق حرمت کے حکم میں رکھا گیا ہے- اس تفصیل سے دونوں قسم کی عبادات میں فرق واضح ہو گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ختم قرآن پر دی جانے والی رقم اجرت نہیں ہدیہ ہے۔مگر یہ سراسر غلط ہے کیوں کہ ہدیہ وہ ہوتا ہے جو بلاعوض محض طیب خاطر سے دیا جائے اوراس میں جبر واکراہ نہ ہواور تراویح کی اجرت کے مسئلہ میں جبر واکراہ بھی ہوتا ہےاور عوض کا شبہ بھی موجود ہے۔لہٰذااس کو ہدیہ قرار دینا غلط ہے۔بعض فرماتے ہیں کہ اجرت مقرر کرنے اور شرط کرنے سے یہ ناجائز ہوتا ہے،اگر شرط نہ لگائے تو جائز ہے۔مگر یہ بھی صحیح نہیں، کیونکہ فقہ کا قاعدہ ہے کہ ''المعروف کالمشروط۔'' (قواعد الفقہ: ۱۲۵)

کہ جو عرف میں رائج ہو وہ مشروط کی طرح ہے۔لہٰذا جب تراویح پر لینے دینے کارواج ہو گیا تو اب بلاشرط لینا بھی ناجائز ہوگا، جیسے شرط کر کے لینا ناجائز ہے۔

بعض نے یہ حیلہ بھی بیان کیا ہے کہ پنج وقتہ نمازوں میں سے ایک دو وقت کی امامت بھی تراویح کے ساتھ کر لے تو اجرت لینا جائز ہے؛ مگر یہ بھی لغو ہے، کیوں کہ کسی بھی چیز کا صحیح وغلط ہونا اس کے مقصد کے لحاظ سے ہوتا ہے اور

یہاں چوں کہ مقصد تراویح ہے نہ کہ امامت، اس لیے یہاں امامت کا اعتبار نہ ہوگا ؛ بلکہ تراویح کا ہوگا اور تراویح پر اجرت لینا ناجائز ہے۔لہذا یہ تاویل بھی غلط ہوگئی۔

اور بعض نے کہا ہے کہ ہم اس عبادت کی اجرت نہیں لیتے ہیں ؛ بلکہ اتنے وقت تک محبوس ہوجانے کا نفقہ لیتے ہیں۔مگر اس کا جواب بقول حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ ہے کہ :''یہ توجیہ (تاویل) حبس کی مخصوص ہے صورت ضروت کے ساتھ اور جہاں ضرورت مذکورہ نہ ہو، وہاں یہ تاویل مقبول نہ ہوگی۔ورنہ طاعت کی ایک فرد بھی باقی نہ رہے گی جس پر حرمت استیجار کا حکم کیا جائے۔'' (امداد الفتاوی:۱/۴۷۹)

حاصل یہ ہے کہ حبس کی وجہ سے نفقہ ملنا اور اس کا جائز ہونا اس وقت ہے ، جب کہ وہ کام ضروری ہو، اور تراویح اور اس میں قرآن کا ختم ضروری نہیں، لہٰذا یہ تاویل مقبول نہیں۔غرض یہ کہ تراویح پر اجرت ناجائز ہے، اور اس کے جواز کی کوئی تاویل وتوجیہ ممکن نہیں، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟

اصل حکم تو یہی ہے کہ طاعات (عبادت) پر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے، مگر متاخرین نے بقاءِ دین کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر تعلیم القرآن، امامت، اذان وغیرہ چند چیزوں پر اجرت لینے دینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جن چیزوں کو مستثنیٰ کیا ہے جواز کا حکم انہی میں منحصر رہے گا، تراویح مستثنیٰ کردہ چیزوں میں نہیں ہے، اس لئے اصل مذہب کی بنیاد پر تراویح پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہی رہے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۵۶، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

کیا غریب حافظ کے لئے تراویح پر اجرت جائز ہے؟

قرآنِ کریم پڑھنے پر معاوضہ لینا غریب ہو یا امیر، کسی کے لئے جائز نہیں ہے، غریبوں کی مدد کرنی ہے تو کسی اور عنوان سے مدد کی جائے۔

يحرم القراءة للدنيا والآخذ والمعطي آثمان۔ (شامي ٦/٥٦ کراچی، ۹/۷۷ زکریا)

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے،

مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں اور سننے والوں کو سوائے یعلمون تعلمون کے کچھ سمجھ میں نہ آئے حرام ہے، ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ۳/۶۱، کتب خانہ نعیمیہ دیو بند)

تراویح پر اجرت لینا

حافظ لوجہ اللہ تراویح پڑھائے- اور مقتدی خوشی سے تعاون کریں تو جائز ہے۔لیکن لینے دینے کا طریقہ رائج ہوگیا ہے اس لئے حافظ کے دل میں لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے، اور نمازیوں کو بھی دینے کی فکر ہوتی ہے۔ ’’لہذا بقاعدہ المعروف کا لمشروط‘‘ معاوضہ (مختانہ) کے حکم میں اور اس کے ہم مثل ہوجاتا ہے اس لئے کراہت سے خالی نہیں، گناہ کا موجب ہے حفاظ کرام کیوں اپنے کو اجر عظیم سے محروم کرتے ہیں شامی میں ہے۔

وان القراءۃ لشئی من الدنیا لا یجوز وان الآخذ والمعطی آثمان

یعنی دنیا کی کسی چیز کے لئے قراءت ناجائز ہے لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار

ہیں۔"(شامی ج ا ص ۶۸۷ باب قضاء الفوائت مطلب فی بطلان الوصیۃ بالختمات والتھلیل ج ۵ ص ۴۷ کتاب الاجارۃ الاستئجار علی الطاعات)

حدیث شریف میں ہے: اقرء وا القرآن ولا تأکلوا بہ (شامی کتاب الاجارۃ مطلب فی الاستئجار علی الطاعات) یعنی قرآن پڑھو اور اس کو کسب کا ذریعہ نہ بناؤ لہذا حفاظ کرام کو سوچنا چاہئے کہ دنیا کے چند ٹکوں کے خاطر خدا کی عطا کردہ عظیم نعمت کا غلط استعمال کر کے گناہ کا ارتکاب کیوں کیا جائے؟ اگرچہ مقتدیوں کو تراویح پڑھنے اور قرآن سننے کا ثواب مل جائے گا انشاء اللہ، مگر اتنا نہیں جتنا لوجہ اللہ پڑھانے والے امام کے پیچھے ملتا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ (قرآن) سننا جدا عمل ہے اس میں کوئی امر مانع ثواب نہیں۔ اس کا ثواب ہوگا (امداد الفتاویٰ تتمہ ثالث ص ۶۳)

جس جگہ لوجہ اللہ قرآن سنانے والا حافظ نہ ملتا ہو اور قرآن سننے سے محرومی کی نوبت آتی ہو تو مجبوراً یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ امام تراویح کو رمضان کے لئے

نائب امام مقرر کرلیا جائے اور اس کے ذمہ مغرب عشاء اور دو تین نمازیں پڑھانا لازم کر دیا جائے تو اجرت لینے دینے کی جواز کی صورت ہو جائے گی۔) فتاویٰ رحیمیہ جلد اول جدید ترتیب کے مطابق اسی باب میں تراویح پڑھانے پر معاوضہ، کے عنوان کے تحت دیکھ لیا جائے۔ مرتب) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

تراویح پر اجرت لینا اور دینا کیوں درست نہیں؟

اصل حکم تو یہی ہے کہ طاعات (عبادت) پر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے، مگر متاخرین نے بقاء دین کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر تعلیم القرآن، امامت، اذان وغیرہ چند چیزوں پر اجرت لینے دینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جن چیزوں کو مستثنٰی کیا ہے جواز کا حکم انہی میں منحصر رہے گا، تراویح مستثنٰی کردہ چیزوں میں نہیں ہے، اس لئے اصل مذہب کی بنیاد پر تراویح پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہی رہے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۵۶، مکتبہ دار الاشاعت، کراچی)

ختم قرآن کی شب حافظ کو پھول پہنانا درست ہے یا نہیں؟

ختم قرآن کی شب حفاظ کو پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں، یہ رواج بُرا اور قابلِ

ترک ہے اور اس میں اسراف بھی ہے، اگر حفاظ کی عزت افزائی مقصود ہے تو ان کو عربی رومال یا شال کیوں نہیں پہناتے ہیں ؟! (فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۲۵۸، مکتبہ دار الاشاعت، کراچی)

مسجد کا مستقل امام تراویح کی اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟

جو شخص کسی مسجد میں پہلے سے امام مقرر ہو تو اس کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ رمضان المبارک میں تراویح بھی پڑھائے، جس طرح اس کی ذمہ داری میں یہ بھی ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھائے، موقع آجائے تو عید کی نماز بھی پڑھائی، جنازے کی نماز پڑھائے اور اگر مقررہ امام کسی وجہ سے مثلاً حافظ نہ ہو یا کوئی عذر ہو) تراویح میں قرآن ختم کرنے سے عاجز ہو تو وہ الم تر کیف سے پڑھانے کا ذمہ دار ہے، اس لئے اس صورت میں مقررہ تنخواہ کے علاوہ جو کچھ مسجد کی طرف سے دیا جائے گا وہ تراویح ہی کی اجرت ہوگی جس کا ناجائز ہونا بالکل ظاہر ہے، یہ حیلہ کر کے لینا کہ میں مسجد کا امام ہوں اور امامت کی تنخواہ لیتا ہوں، اس کے حق میں مفید نہ ہوگا بلکہ حق یہ ہے کہ مقررہ امام کے

بارے میں اس کو حیلہ کہنا بھی درست نہیں، اس کی تنخواہ تو پہلے سے متعین اور مقرر ہے، پھر مستقل اجرت یا خاص رمضان المبارک میں تنخواہ میں اضافہ کس بنیاد پر؟!(فتاویٰ رحیمیہ :٦ / ٢٦٤، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

تراویح میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچنا ضروری ہے!

تراویح سنت مؤکدہ ہے اوراس میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے، قرآن مجید پڑھنے میں صحت کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے،حروف بدل جانے سے یعنی س کی جگہ ص یا ث، اسی طرح ص کی جگہ س یا ث،ض کی جگہ ز یا ذ، کی جگہ ض یا ز، ت کی جگہ ط، ط کی جگہ ت وغیرہ پڑھنے سے لحن جلی لازم آتا ہےاور کبھی اس قسم کی غلطی سے معنی بدل کر نماز فاسد ہو جاتی ہے، مد، غنہ، اخفاء اور اظہار کی غلطی لحن خفی ہے، اس سے نماز تو فاسد نہ ہوگی مگر بڑی فضیلتوں سے محرومی ہوگی، رمضان المبارک جیسے مقدس اور مبارک مہینے میں اگر تراویح میں باقاعدہ اور پوری صحت، دلچسپی اور ذوق وشوق کے ساتھ قرآن مجید ختم نہ کیا جائے تو اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہوگی؟

تیز پڑھنا مطلقاً قابل مذمت نہیں ہے، اسی لئے قراء نے قراءت کے تین درجے مقرر کئے ہیں، ترتیل، تدویر اور حدر، ترتیل میں آہستہ پڑھا جاتا ہے، تدویر میں اس سے تیز اور حدر میں اس سے تیز، مگر شرط یہ ہے کہ صحت اور صفائی میں کوئی خامی نہ آنے پائے، جو امام تراویح ایسا جلدی اور تیز پڑھتا ہو کہ پاس والے مقتدیوں کو بھی سمجھ میں نہیں آتا تو ایسی قراءت نہ ہونے کے برابر ہے اور اگر ایسی غلطی ہو جائے کہ جس سے لحن جلی لازم آئے اور معنی بدل جائے تو ایسی صورت میں کسی کی بھی تراویح نہ ہوگی اور رمضان المبارک میں تراویح کے اندر ایک مرتبہ قرآن ختم کرنے کی جو سنت ہے وہ سنت بھی کسی کی ادا نہ ہوگی۔

امام پر لازم ہے کہ صحیح صحیح پڑھے، تمام حروف مخارج سے ادا کرنے کا اہتمام کرے اور مقتدیوں پر بھی لازم ہے کہ ایسے شخص کو امام بنائیں (فرض نماز ہو یا تراویح جو قرآن مجید صحیح صحیح پڑھتا ہو، آج کل حفاظ اور لوگوں نے تراویح میں بہت ہی لاپرواہی اختیار کر رکھی ہے، جس میں مسجد میں جلد تراویح پوری ہوتی ہو اور جو حافظ غلط سلط پڑھ کر جلد ختم کر دیتا ہو نہ سنت کے مطابق رکوع وسجدہ کرتا ہو نہ قومہ وجلسہ

میں تعدیل ارکان کی رعایت کرتا ہو اس کی تعریف کی جاتی ہے، کس قدر افسوس کی بات ہے یہ صورت بھی ہجران قرآن (قرآن چھوڑنے) میں داخل ہے۔(فتاویٰ رحیمیہ:٦/٢٦٧، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی۔فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:٤/٢٥٧، مکتبہ دارالعلوم دیو بند)

معاوضہ کی نیت ہواور زبان سے نہ کہے تو کیا اس صورت میں بھی لین دین ناجائز ہے؟

اجرت پر قرآن شریف پڑھنا درست نہیں ہے اور اس میں ثواب بھی نہیں ہے اورالمعروف کالمشروط کے حکم کے تحت جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے، اس حالت میں صرف تراویح پڑھنا اور اجرت کا قرآن شریف نہ سننا بہتر ہے اور صرف تراویح ادا کر لینے سے قیامِ رمضان کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند: ٤/٢٤٦، مکتبہ دارالعلوم دیو بند)

حافظ کو آمد و رفت کا کرایہ دینا اور کھانا کھلانا کیا معاوضہ میں داخل ہے؟

حافظ کو آمد و رفت کا کرایہ دے کر باہر سے بلانا اور اس کا قرآن شریف بلا

معاوضہ سننا جائز ہے اور موجبِ ثواب ہے اور جبکہ وہ باہر سے آیا ہو اور بلایا ہوا مہمان ہے تو اس کو عمدہ کھانا کھلانا جائز اور باعثِ ثواب ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴ / ۲۹۴، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

عورتوں کی تراویح کا طریقہ کیا ہے؟

عورتوں کی تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ اور قرآن کریم ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی حافظ محرم ہو تو اس سے گھر پر قرآن کریم سن لیا کریں اور نامحرم ہو تو پس پردہ رہ کر سنا کریں، اگر گھر میں حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ۳/ ۶۹، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند۔ فتاویٰ رحیمیہ: ۶ / ۲۳۳، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی۔ کتاب الفتاویٰ: ۲ / ۳۹۶، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد سورۂ فاتحہ دوبارہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد اگلا فرض رکوع کا ہے، اس کی ادائیگی

قراءت کے بعد ہونی چاہئے، مگر قراءت کی کوئی حد متعین نہیں، جتنی چاہے قراءت کرے اور جس جس سورت کی چاہے قراءت کرے، رکوع سے پہلے اس کو مختصر اور طویل قراءت کرنے کا اختیار ہے، اس میں طوالت اور تاخیر سے سجدۂ سہو لازم نہیں آئے گا، لہٰذا اس صورت میں بھی یعنی سجدۂ تلاوت کے ادا کرنے کے بعد پھر سورۂ فاتحہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔ (فتاوٰی رحیمیہ: ۶/ ۲۳۴، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

تراویح میں ختم قرآن کے بعد شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے؟

تراویح میں ختم قرآن کے وقت شیرینی تقسیم کے سلسلہ میں یہ باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

(۱) تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر شیرینی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، لوگوں نے اُسے ضروری سمجھ لیا ہے اور بڑی پابندی سے اس پر عمل کیا جاتا ہے، لوگوں کو چندہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے، مسجدوں میں بچوں کا اجتماع اور شور وغل وغیرہ خرابیوں کے پیش نظر اس دستور کو موقوف کر دینا ہی بہتر ہے۔

(۲) ام تراویح یا اور کوئی ختم قرآن کی خوشی میں کبھی کبھی شیرینی تقسیم کرے اور مسجد کی حرمت کا لحاظ رکھے تو درست ہے۔

(۳) مسجد کا فرش خراب نہ ہو، خشک چیز ہو اور مسجد کی بے حرمتی نہ ہو تو درست ہے، بہتر یہ ہے کہ دروازے پر تقسیم کی جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ :٦/ ۲۴۳، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی)

حافظوں کے لئے تراویح کا پیسہ لینا کسی صورت میں جائز نہیں

دستور اور رواج کے مطابق حافظ کو جو دیا جاتا ہے وہ بھی شرعی طور پر جائز نہیں ہے؛ اس لئے کہ حافظ صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے کچھ پیش کریں گے اور مقتدیوں کے دلوں میں بھی یہ بات رہتی ہے کہ جاتے وقت حافظ کو کچھ دینا ہے؛ لہٰذا یہ بھی ''المعروف کالمشروط'' کے تحت داخل ہو کر نام کا نذرانہ ہے، درحقیقت اجرت ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔ اور اس طرح حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کرنا نیز اس میں زور دباؤ سے کام لینا جائز نہیں ہے، بہر حال خوشی سے دیتے ہوں یا دباؤ سے ہر حال میں ناجائز ہے۔ (مستفاد: ایضاح

المسائل/ ۲۷، شامی کتاب الاجارۃ، باب الاجارۃ الفاسدۃ، زکریا ۹ /۷۶، کراچی ۶ /۵۵)

سامع کی اجرت بھی جائز نہیں

جس طرح تراویح میں قرآن سنانے والے کو اجرت دینا اور لینا دونوں جائز نہیں، اسی طرح لقمہ دینے والے سامع کو اجرت لینا اور دینا بھی ناجائز اور حرام ہے، حضرت تھانویؒ نے تعلیم قرآن پر قیاس کرتے ہوئے کسی زمانہ میں اس کے جواز کا فتویٰ دیا تھا، پھر حضرت تھانویؒ نے اس فتویٰ سے رجوع فرمالیا تھا، جو ''التذکیر والتہذیب ص: ۸۳'' میں مذکور ہے؛ اس لئے پہلے فتویٰ سے رجوع کر کے عدم جواز کا فیصلہ دیا ہے۔ (مستفاد: ایضاح المسائل/ ۲۶، احسن الفتاوی ۳/ ۵۱۶، فتاوی دار العلوم ۴/ ۲۹۵) شامی، کتاب الاجارۃ، باب الاجارۃ الفاسدۃ، زکریا ۹ /۷۷، کراچی ۶ /۵۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مؤلف کی مشہور کتابیں

١۔ رمضان المبارک سے محرم الحرام تک۔

٢۔ اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے۔

٣۔ نکاح اور طلاق۔

٤۔ حج گائیڈ۔

٥۔ چالیس حدیثیں۔

٦۔ جادوٹونا، اور کہانت کا حکم۔

٧۔دس عظیم صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات۔

٨۔ وعظ وادب کا خزانہ۔

٩۔ عظمت قرآن۔

١٠۔ مسائل حاضرہ۔

١١۔ قربانی کے ضروری مسائل۔

١٢۔ اصلاح کا تیر بہدف نسخہ ۔

۱۳۔ چراغ اصلاح۔

۱۴۔ تنقید ایک بُری عادت ہے۔

۱۵۔ جنت کے حسین محلات اور لذیذ و نفیس نعمتیں۔

۱۶۔اصلاح کی قیمتی موتی۔

۱۷۔تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں

۱۸۔قیامت کی آخری علامتیں